ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

Vol.8 No.3 2024

پاکستان میں گھریلو تشدد پر مقننہ کے اصول سازی پر تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Research and Analytical Study on Legislative Policy Making on Domestic Violence in Pakistan

Faiza Gul
Doctoral Candidate,
University of Faisalabad, Faisalabad, Pakistan.
Aimen Mushtaq
Doctoral Candidate,
University of Faisalabad, Faisalabad, Pakistan.
Dr. Muhammad Maaz
Contech International, Lahore, Pakistan.
Shahid Iqbal
BS Scholar, Islamic Studies,
D.I.O.L, University of Education, Lahore, Pakistan.
Muhammad Naveed
M.Phil. Scholar, International Relations,
Minhaj University, Lahore.

Abstract

Domestic violence in Pakistan is a critical social issue that has garnered significant attention at both public and political levels. This research aims to analyze the legislative frameworks addressing domestic violence in Pakistan and examine how laws and policies are attempting to address this issue. The study will review existing legislation, such as the "Women Protection Act" and the "Domestic Violence Bill," and assess their effectiveness in combating domestic violence. Additionally, the study will explore the social, cultural, and political factors influencing legislative processes and evaluate the challenges in the enforcement of these laws. The research seeks to identify gaps in the current legal framework and propose recommendations for more effective and practical legislation, with the ultimate goal of safeguarding women and children from domestic violence and ensuring the protection of their rights.

Keywords: *Domestic violence, legislation, Pakistan, Women Protection Act, Domestic Violence Bill, legal framework, social factors, cultural influences, policy analysis, law enforcement, gender equality, women's rights, legislative challenges, legal gaps, protection of rights.*

قانون سازی کسی بھی ملک کا لازمی حصہ ہوتی ہے۔ایک ملک کے اندر نظم عامہ کو برقرار رکھنے کے لیے قانون سازی کی جاتی ہے اور وقت اور حالات کی تبدیلی کی وجہ سے قوانین میں تغیر و تبدیل اور نئی قانون سازی جاری رہتی ہے۔پاکستان میں وقتاً فوقتاً

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

مختلف حوالوں سے ضروریات کے مطابق قانون سازی کی جاتی رہی ہے۔خواتین کے حقوق و مسائل سے متعلق قانون سازی کی جاتی رہی ہے۔پاکستان میں خواتین ،بچے اور بوڑھے مختلف صورتوں میں مسائل کا شکار ہیں۔ان مسائل میں سے گھریلو تشدد ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔دنیا کے تمام ممالک اس مسئلہ سے پریشان ہیں اور اس پر قابو پانے کے لیے مختلف تدابیر اور قانون سازی کرتے رہے ہیں۔

پاکستان میں مختلف اوقات میں تشدد کی روک تھام کے لیے قانون سازی ہوتی رہی ہے۔آئین پاکستان 1973ء میں مرد اور عورت کو مساوی حقوق دیئے گئے ہیں۔ملکی قانون کے تحت کسی کو زدوکوب کرنا،مارنا یا زخمی کرنا جرم ہے۔جس پر پولیس مقدمہ درج کر کے ملزم کو عدالت سے سزا دلوا سکتی ہے۔[1]

پاکستان کے تمام صوبوں میں اور دارالحکومت میں جو قانون سازی کی گئی ہے۔اس میں پہلی دفعہ 2007ء میں گھریلو تشدد کے متعلق قانون سازی کا آغاز ہوا ہے۔قومی اسمبلی میں محترمہ یاسین رحمان، محترمہ شکیلا خان،ماور چوہدری، محمد برجیس طاہر نے گھریلو تشدد کے نام سے 2008ء میں ایک بل پیش کیا۔اس بل کو "متعلقہ قائمہ ایکٹ مجریہ 2009ء "کا نام دیا گیا۔اس قانون کے جائزہ کا اختیار قومی کمیشن برائے خواتین کے حقوق نسواں کو دیا گیا جبکہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 230 کے تحت قوانین کا جائزہ اسلامی نظریاتی کونسل کا اہم فریضہ ہے۔بل پر اسلامی نظریاتی کونسل نے خدشات کا اظہار کیا اور اصلاحِ سفارشات بھی پیش کیں۔

2013ء میں دوبارہ گھریلو تشدد بل کو پیش کرنے کی کوشش کی گئی جس پر اسلامی نظریاتی کونسل نے ایک مراسلہ چیئرمین سینٹ کے نام ارسال کیا اور ہدایت کی کہ اس قانون کو واپس بھیج دیا جائے کیونکہ اس بل کے مندرجات میں ابہامات ہیں اور کئی امور قرآن وسنت کی تعلیمات کے منافی ہیں اس لئے کونسل موجودہ قانون کے ساتھ بالکل اتفاق نہیں کرتی۔

2013ء میں سب سے پہلے صوبائی سندھ نے قومی اسمبلی میں گھریلو تشدد بل کو پیش کیا اور منظور کروالیا۔[2]

اس کے بعد بلوچستان صوبائی اسمبلی میں 2014ء میں "بلوچستان گھریلو تشدد (تدارک وتحفظ) ایکٹ 2014ء" پیش کر کے منظور کروایا گیا۔2016ء میں خیبر پختونخواہ اسمبلی میں یہ قانون سازی پیش کی گئی لیکن مکمل نہ ہو سکی۔انہیں ونوں پنجاب اسمبلی نے

---

1 آئین پاکستان،1973ء مسودہ

2 مسودہ سندھ اسمبلی،گھریلو تشدد (تدراک وتحفظ) بل 2013ء

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

16 فروری 2016ء کو "خواتین کے خلاف تشدد سے تحفظ ایکٹ 2015ء" کا بھی پاس کیا اور 29 فروری 2016ء کو اس بل کو گورنمنٹ آف پنجاب نے گزٹ میں شائع کروادیا۔[3]

11 فروری 2019ء میں صوبہ خیبر پختونخواہ کی حکومت نے گھریلو تشدد سے عورتوں کے تحفظ کے لیے ایک قانون پیش کیا اور بعد جنوری 2021ء میں خیبر پختونخواہ میں اس بل کو "خواتین کے خلاف گھریلو تشدد (تدارک و تحفظ) بل 2021ء" کے نام سے ایک بار پھر اسمبلی میں پیش کیا گیا۔[4]

گھریلو تشدد سے متعلق وفاقی و صوبائی سطح پر قانون سازی کی مختلف کوششیں کی جاتی رہی ہیں۔ 19 اپریل 2021ء میں وزیر انسانی حقوق محترمہ شیریں مزاری نے "گھریلو تشدد (تدارک و تحفظ) بل 2020" قومی اسمبلی میں پیش کیا. اور اسی دن بل کو منظور کرلیا گیا۔ 27 مئی 2021ء کو وزیر انسانی حقوق محترمہ شیریں مزاری نے ایکٹ "گھریلو تشدد (تدارک وتحفظ) بل 2020ء" سینیٹ میں پیش کیا گیا۔ بل خواتین، بچوں، بزرگوں اور کمزور افراد کے خلاف گھریلو تشدد کی ممانعت اور تحفظ سے متعلق ہے۔ گھریلو تشدد سے مراد جسمانی، جذباتی، نفسیاتی، جنسی اور معاشی بدسلوکی ہے۔[5]

گھریلو تشدد پر قانون سازی کے اغراض و مقاصد

دستور پاکستان میں بیان کردہ بنیادی حقوق کے ذریعے ریاست پاکستان کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ اپنے شہریوں کی زندگی اور آزادی سے غیر قانونی طور پر محروم کرنے سے تحفظ فراہم کرے۔ ہر شخص کی عظمت و حرمت کو برقرار رکھا جائے گا۔ یہ بھی قرار دیا گیا ہے کہ تمام شہریوں کے حقوق قانون کی نظر میں برابر ہیں اور جنس کی بنیاد پر کسی بھی امتیاز کی ممانعت کی گئی ہے۔ زندگی عزت و وقار اور عدم امتیاز کے ان حقوق کی گھریلو تشدد کے ذریعے خلاف ورزی کی جاتی ہے۔ جو کہ وسیع نظام پر محیط ہیں اور جو عمر یا معاشی و معاشرتی مرتبے سے بلالحاظ موقوع پذیر ہوتے ہیں۔[6] اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کی توثیق شدہ کنونشنز کے تحت تمام ریاستوں کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ خواتین کی گھریلو زندگی کے تحفظ کے لیے قانون سازی کریں۔ حکومت پاکستان خصوصا

3 مسودہ بلاچستان اسمبلی، گھریلو تشدد (تدراک وتحفظ) بل 2014ء

4 مسودہ پنجاب اسمبلی، گھریلو تشدد (تدراک وتحفظ) بل 2016ء

5 گھریلو تشدد (تدراک وتحفظ) بل 2021ء

6 نبیلہ فلک، ڈاکٹر، پاکستان میں گھریلو تشدد پر قانون سازی: ایک تاریخی جائزہ، مشمولہ: القواریر، جلد: 3، شمار: 2، جنوری تا مارچ 2022، ص: 112

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

خواتین کے خلاف امتیاز کی تمام اشکال کے کنونشن کے تحت قانون سازی کے اقدامات کر رہی ہے۔اس ایکٹ کے ذریعے اس اغراض کے لیے وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے علاقائی حدود میں گھریلو تشدد کا شکار ہونے والوں کی زندگی کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے اور ان کی دادرسی کرنے اور ایسے جرم کا ارتکاب کرنے والوں کو سزا دینے کے لیے قانونی اور ادارہ جاتی فریم ورک تجویز کیا گیا ہے۔تمام صوبائی سطحوں پر علاوہ ازیں خیبر پختونخواہ کے ایسی قانون سازی کی گئی ہے۔"[7]

اقوام متحدہ ہیومن ریسورسز کے کنونشن سیڈا نے جنس تفریق کو عورتوں کے خلاف استعمال کرنے سے منع کیا ہے اور ملک پاکستان نے اس کی تائید کی ہے۔ خصوصا سیڈا یعنی:

(Convenient on the Elimination of All forms of Discrimination against Women)

کے تحت عورتوں کو خانگی زندگی دینے کے لیے تمام ریاستوں کو قانون سازی کا کہا ہے۔پاکستان نے بھی سیڈا کے ساتھ کئے گئے معاہدے کے تحت گھریلو تشدد کے خاتمے کے لیے قانون سازی کی ہے۔سیڈا کے ساتھ کیا گیا معاہدہ ہی وہ مقصد تھا جس کو حاصل کرنے کے لیے گھریلو تشدد پر قانون کو بنانے، منظور کرنے اور نافذ العمل کرنے کی بنیاد فراہم کی گئی ہے۔[8]

گھریلو تشدد کی روک تھام کے لیے قانون سازی پر مختلف طبقات کا ردعمل

2016ء میں پنجاب اسمبلی میں تحفظ حقوق نسواں بل منظور کیا اور اسے قانونی شکل دی گئی۔اس بل کی حمایت و مخالفت دونوں ردعمل سامنے آئے۔اس بل کی حمایت میں پنجاب اسمبلی کے وزراء اور حکومتی اراکین اسمبلی، خواتین کے حقوق کے لئے کام کرنے والی تنظیمیں، پنجاب اسمبلی کی بعض خواتین ارکان، این جی اوز چلانے والی خواتین اور اس بل کی حمایت میں ایک طبقہ روز نامہ اخبارات میں کالم نگاروں کا ہے۔جو ہر نئے پیش آنے والے مسئلہ میں کالم نگاری کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں خواہ وہ اس موضوع کی سوجھ بوجھ اور اہلیت رکھتے ہوں یا نہیں۔

اس بل کو کسی بھی مذہبی طبقہ کی حمایت حاصل نہیں۔اس بل کی منظوری پر جمعیت علماء اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمن نے اسے غیر اسلامی قرار دیتے ہوئے کہا" کہ پاکستان میں مغربی معاشروں کے قوانین نافذ کئے جا رہے ہیں۔[9]اسلامی نظریاتی

7 آئین پاکستان، 1973ء

8 گھریلو تشدد (تدارک وتحفظ) بل 2021ء[8]

9 "Cedaw 15. Https://www.un.org.daw"

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

کونسل کے چیئرمین مولانا محمد خان شیرانی نے بھی کہا کہ یہ بل سراسر غیر اسلامی ہے" ۔[10] جماعت اسلامی کے رہنما فرید احمد پراچہ کے مطابق اس قانون کے دو حصے ہیں۔

"پہلے حصے کے مطابق خواتین پر تشدد کرنے والوں، ہراساں کرنے والوں، تیزاب پھینکنے والوں کو سخت سزا ملنی چاہیے۔یہ قانون سازی اور اقدام درست ہے۔لیکن اس بل کے دوسرے حصے میں خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے جو اقدام تجویز کئے گئے ہیں وہ خاندانوں کو توڑ دیں گے۔مردوں کو کڑے پہنا کر گھر سے باہر نکال دینے سے گھر آباد نہیں ہوتے" ۔[11] اسی طرح گھریلو تشدد کی ممانعت اور تحفظ کا بل سینٹ میں 21 جون 2021ء ترامیم کے ساتھ منظور کیا گیا۔جماعت اسلامی کے رکن مشتاق احمد نے گھریلو تشدد کی ممانعت اور تحفظ کے بل کی مخالفت کی۔5 جولائی 2021ء کے خط میں بابر اعوان نے نشاندہی کی "کہ ابتدائی طور پر رواں سال اپریل میں قومی اسمبلی کے ذریعے منظور کردہ بل کو پارلیمنٹ کے ایوان زیریں میں بھیجا گیا جس کے بعد سینٹ نے مجوزہ قانون میں ترامیم کی تجویز پیش کی ہیں۔خط میں مزید کہا گیا کہ بل کی مختلف تعریفوں میں اور دیگر مواد کے بارے میں خدشات اٹھائے گئے ہیں۔بل میں ترامیم قائمہ کمیٹی اور سینیٹر رضا ربانی کی جانب سے پیش کی گئیں۔" [12]

تاہم یہ بل سینٹ کی تجویز کردہ ترامیم پر بحث کے لیے قومی اسمبلی میں تاحال پیش نہیں ہوا۔کیونکہ وفاقی حکومت نے اسلامی نظریاتی کونسل سے رہنمائی حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

مشیر پارلیمانی امور بابر اعوان نے سپیکر قومی اسمبلی اسد قیصر کو ایک خط میں لکھا کہ "آئین پاکستان اور مختلف طبقات سے ظاہر کیے گئے تحفظات کے پیش نظر بل مذکور ہبل اسلامی نظریاتی کونسل کے سپرد کیا جاتا جاتا ہے۔اسلامی نظریاتی کونسل ایک آئینی اسلامی ادارہ ہے جس کی ذمہ داری ہے کہ قانون سازوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق تجاویز و آراء دی جائے۔حکومت کو گھریلو تشدد سے متعلق پارلیمان سے منظور شدہ بل نظر ثانی کے لئے نظریاتی کونسل بھیجنے کے فیصلے پر سوشل میڈیا صارفین اور خاص طور پر خواتین کی جانب سے شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور کہا یہ جا رہا ہے کہ حکومت نے ایک مرتبہ پھر مذہبی عناصر کے مبینہ دباو کی وجہ سے ایسا فیصلہ کیا ہے" ۔

---

10 فرید احمد پراچہ، حالات حاضرہ، تحفظ خواتین بل 2016 پر اعتراضات، 29 فروری 2016ء

11 نبیلہ فلک، ڈاکٹر، پاکستان میں گھریلو تشدد پر قانون سازی: ایک تاریخی جائزہ، ص: 113

12 فرید احمد پراچہ، حالات حاضرہ، تحفظ خواتین بل 2016 پر اعتراضات

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

"سینیٹ سے گھریلو تشدد تدراک وتحفظ بل 2020ء منظور ہونے کے بعد اسے پھر قومی اسمبلی میں منظوری کے لئے بھیجا جانا تھا۔اس بل کو اسلامی شریعت کے منافی ہونے کی بنا پر فقہا اور دیگر طبقات کی طرف سے اس پر تنقید شروع ہوگئی، فقہا اور دیگر جماعتوں نے اس قانون سے متعلق خدشات بیان کیے۔یا ان کو سب سے زیادہ خدشہ اس بل کا صریح انداز میں شریعت اور پاکستان میں رائج معاشرتی و خاندانی روایات کے خلاف ہونا ہے۔اور یہ کہ اس سے خاندانی نظام بکھر جائے گا جماعت اسلامی کے رہنما سینیٹر مشتاق احمد نے بل کی شق 3 پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ اس قانون میں ہر چیز کا سپیکٹرم بہت وسیع رکھا گیا ہے۔جیسے شق 3 کے مطابق گھر میں رہنے والے تمام لوگوں، بشمول والدین، بچوں، میاں بیوی اور حتیٰ کہ کام کرنے والے نوکروں کو بھی ہاوس ہولڈ کا حصہ بنا دیا گیا ہے۔یہ بل دستور کے بھی خلاف ہے اور حقیقت میں ہمارے خاندانی نظام کے لئے ایک ٹائم بم ہے" ۔

دوسری جانب گھریلو تشدد سے متعلق مجوزہ قانون کے حق میں آراء سامنے آرہی ہیں۔جس میں یہ مثال کہ تمام صوبوں، پنجاب، سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخواہ میں بھی ایسے قوانین نافذ ہوچکے ہیں۔کیا ان صوبوں میں خاندانی نظام بکھر گیا ہے؟ یا بچوں نے والدین کے خلاف مقدمے کئے ہیں۔گھریلو تشدد بل 2020ء کا طلاق صرف وفاقی دار الحکومت اسلام آباد پر ہوگا جبکہ صوبے اس قسم کے قوانین پہلے بنا چکے ہیں۔ماہر قانون اور وباستار احمد نے اسلامی نظریاتی کونسل میں کوئی خاتون موجودہ ہو تو وہ کیسے خواتین کے حقوق کا دفاع کرسکے گی۔؟اب مسئلہ یہ ہے کہ سینٹ کا اس بل میں ترامیم تجویز کرنا اور ایوان زیریں میں بھیجنا اور حکومت کا اس بل کو نظر ثانی کے لئے اسلامی نظریاتی کونسل بھیجنے کا فیصلہ کرنا اس بل کو متنازع بنا رہا ہے۔

ان اختلافیہ آراء کی موجودگی میں اب یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ "گھریلو تشدد (تدارک وتحفظ) بل 2020ء" میں اور اس سے پہلے پاکستان میں گھریلو تشدد پر کی گئی قانون سازی میں کیا واقعی ایسی شقیں شامل کی گئی ہیں جن سے خاندانی نظام خراب ہو سکتا ہے۔یا جن سے بے حیائی یا بے راہ روی پھیلنے کا خدشہ ہو سکتا ہے۔؟ان تمام سوالات کے جوابات اس قانون سازی میں موجود دفعات کا جائزہ لے کر ہی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

اس مقصد کے لئے سینٹ میں پیش کردہ حالیہ بل 2020ء کی اہم دفعات کو ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

گھریلو تشدد بل کی اہم دفعات

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.3 2024

دفعہ نمبر1۔ "یہ ایکٹ گھریلو تشدد (تدارک وتحفظ) بل 2020ء کے نام سے موسوم ہوگا۔ یہ دارالحکومت اسلام آباد کے تمام علاقے پر وسعت پذیر ہوگا۔ یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا" ۔

دفعہ نمبر3۔ "گھریلو تشدد سے مسئول الیہ کی جانب سے خواتین، بچوں، نادار اشخاص یا کسی بھی دیگر شخص کے خلاف ارتکاب کردہ جسمانی، جذباتی، نفسیاتی، جنسی اور معاشی استحصال کے تمام افعال مراد ہوں۔ جس کے ساتھ مسئول الیہ گھریلو تعلق میں ہو یا رہ چکا ہو جو کہ متضرر شخص میں خوف، جسمانی یا نفسیاتی ضرر کا باعث بنتا ہو۔"

(الف) "جسمانی استحصال سے مراد وہ تمام افعال جن کے ذریعے نادار شخص کو جسمانی ضرور دیا گیا ہو اور اس میں مجموعہ تعزیرات پاکستان کو ابواب سولہ، سولہ الف، سترہ، بیس بیس الف کے تحت تمام جرائم شامل ہیں" ۔

(ب) "جذباتی، نفسیاتی اور زبانی استحصال جہاں متضرر شخص مسئول الیہ کے ہتک آمیز یا ذلت آمیز برتاو کے طرز عمل میں مبتلا ہو تو اس میں شامل ہے۔ لیکن اس تک محدود نہ ہو" ۔

(مشق اول تا نہم) "حسد یا رقابت میں مبتلا رکھنے کا متواتر مظاہرہ کرنا جو ستم رسیدہ کی خلوت، آزادی، اخلاقی بلندی اور اسلامتی پر متواتر چڑھائی کا باعث بن رہا ہے۔ متضرر شخص کی کھل کر بے عزتی کرتا اور مذاق اڑاتا ہو، جو زوجہ یا شراکت شدہ گھر کے دیگر اراکین جسمانی تکلیف پہنچانے کے لئے دھمکی دیتا ہو، دیوانگی یا بانجھ پن کے بے بنیاد الزام پر طلاق دیتے یا دوسری شادی کی دھمکی دیتا ہو، شراکت شدہ گھر کی عورت یا کسی بھی رکن کے کردار پہ جھوٹا الزام لگا رہا ہو، متضرر شخص کی جان بوجھ کر یا غفلت سے عدم خبر گیری کرتا ہو۔ پیچھا کر رہا ہو۔ ہراساں کرتا ہو یا بیوی کو شوہر کے علاوہ کسی بھی فرد کے ساتھ مقاربت کرنے پے مجبور کر رہا ہو" ۔

دفعہ نمبر4۔ "اگر پی پی سی کے تحت آنے والے کسی جرم کا ارتکاب گھریلو تعلق میں کیا گیا ہو۔ جرائم قابل سزا ہوں گے جیسا کہ پی پی سی کے تحت صراحت کردہ ہیں۔ اگر ارتکاب شدہ جرم پی پی سی کے تحت نہ آتا ہو گھریلو تشدد کے فعل میں زیادہ سے زیادہ تین سال کی مدت کے لئے قید محض کی سزا دی جائے گی اور یہ ارتکاب شدہ گھریلو تشدد کے فعل کی کثافت پر انحصار کرتے ہوئے چھ ماہ سے کم نہ ہوگی اور ایک لاکھ تک جرمانہ اور کم سے کم بیش ہزار روپے متضرر شخص کو تلافی کے طور پر بھی ادا کیا جائے گا" ۔

دفعہ نمبر6۔ " فی الوقت نافذ العمل کسی بھی دیگر قانون میں شامل کسی امر کے باوصف، متضرر شخص کو حق حاصل ہو گا کہ شراکت شدہ گھر میں رہے خواہ متضرر شخص اس میں کوئی حق، حقیقت یا حق استفادہ رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو" ۔

دفعہ نمبر8۔ " عدالت اطمینان ہونے پر کہ گھریلو تشدد بادی النظر میں ہوا ہے یا ہونے کا امکان ہے۔ متضرر شخص کے حق حکم صادر کر سکتی ہے اور مسئول الیہ کو ہدایت دے سکتی ہے کہ وہ:

مزید گھریلو تشدد کے کسی بھی فعل کا ارتکاب نہ کرے۔ متضرر شخص کے ساتھ یا بغیر کسی بھی شکل میں یا طریقہ کار میں بشمول ذاتی، زبانی تحریری، الیکٹرانک یا ٹیلی فون کے نظام سے کوئی بھی کوئی بھی باہمی رابطہ نہ رکھے۔ متضرر شخص سے اعتراضات کے ساتھ بغیر دور رہے۔ متضرر شخص سے ایسے فاصلے پر رہے جس کا عدالت مقدمہ کے مخصوص حقائق اور حالات کو مد نظر رکھتے ہوئے تعین کرے گی۔ کسی پر بھی تشدد فعل کے لیے یا جس پر تشدد ہونے کا امکان ہو جو متضرر شخص کی زندگی، حرمت یا شہرت کو خطرے میں ڈال سکتا ہو، اسے جی ایس ٹریکر پائل یا کلائی کڑا پہنایا جائے اور کسی پر تشدد کی صورت میں اگر متضرر شخص کی زندگی، حرمت یا شہرت خطرے میں ہو تو گھر سے باہر چلا جائے" ۔

دفعہ نمبر9۔ " عدالت سماعت کے کسی بھی مرحلے پر مسئول الیہ کو ہدایت دیتے ہوئے عارضی حکم دے سکتی ہے کے گھریلو تشدد کے نتیجے میں متضرر شخص اور متضرر شخص کے کسی بھی بچے کی جانب سے اٹھائے گئے اعتراضات اور برداشت کردہ نقصانات کو پورا کرنے کے لئے مالی امداد کرے" ۔

دفعہ نمبر10۔ " عدالت حفاظتی حکم کے لیے درخواست کے کسی مرحلے پر یا اس ایکٹ کے تحت دادرسی کے لیے کسی بھی موضوع شخص یا پارٹی کو متضرر شخص کی عارضی تحویل کی منظوری دے سکتی ہے" ۔ [13]

سفارشات

- گھریلو تشدد بل 2020ء کو اسلامی شریعت کے اصولوں کے عین مطابق لاگو کیا جانا نہایت ضروری ہے اس ضمن میں ٹھوس اقدامات کئے جانا نہایت ضروری ہے۔

[13] مسودہ گھریلو تشدد (تدارک و تحفظ) بل 2021ء

- وراثت اسلامی قوانین میں بنیادی اہمیت کی حامل ہے اس لئے عورتوں میں اپنے وراثتی حقوق سے آگاہی اور بیداری پیدا کرنے کے لیے موضوع وراست کو بالخصوص مدارس، سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹی کی سطح تک بطور نصاب پڑھایا اور سمجھایا جائے۔
- علماء کرام اور فقہاء عوام الناس میں اپنے خطبات اور اسلامی تعلیمات کو اجاگر کرتے ہوئے یہ شعور پیدا کریں کہ وہ اپنی بہنوں، ماؤں، بیٹیوں اور بالخصوص بیواؤں کے وراثتی حقوق ادا کریں۔
- خواتین میں اپنے وراثتی حقوق کے حصول کے لئے کی جانے والی کاوشوں کی انفرادی و اجتماعی طور پر حوصلہ افزائی کی جائے۔
- عورتوں کو حق وراثت سے محروم کیے جانے والے عناصر کی انفرادی اور اجتماعی طور پر حوصلہ شکنی و بیخ کنی کی جائے۔ اور اس ضمن میں تمام اقدامات بروئے کار لائے جائیں تاکہ عورتیں آزادانہ طور پر اپنے حقوق وراثت حاصل کر سکیں۔
- انصاف کا نظام بہتر اور موثر بنایا جائے۔
- طلاق کی بڑھتی ہوئی شرح نہایت افسوسناک ہے اس کو کم کرنے کے لئے اسلامی شریعت کے مطابق زندگی بسر کرنے کے اصول وضوابط کو اپنایا جائے۔